بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الاعراف

(۱)

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ
وَذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

—— ۲ ——

اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے، جس کی شفقت ابدی ہے۔

یہ 'المص' ہے۔[۲۸۰] یہ کتاب ہے جو تمھاری طرف نازل کی گئی ہے۔ سو اِس سے، (اے پیغمبر)، تمھارے دل میں کوئی پریشانی نہ ہو۔[۲۸۱] اِس لیے نازل کی گئی ہے کہ اِس کے ذریعے سے (لوگوں کو) خبردار کرو[۲۸۲] اور ایمان والوں کو (اِس سے) یاددہانی ہو۔[۲۸۳] (لوگو)، تمھارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ

۲۸۰؎ اِس جملے میں مبتدا عربیت کی رو سے محذوف ہے۔ اِسے کھول دیجیے تو پوری بات یوں ہوگی: 'هذه المص'۔ اصطلاح میں اِنھیں حروف مقطعات کہا جاتا ہے اور سورتوں کے شروع میں یہ اُن کے نام کی حیثیت سے آئے ہیں۔ اِن کے بارے میں اپنا نقطۂ نظر ہم نے سورۂ بقرہ (۲) کی ابتدا میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

۲۸۱؎ آیت کی ابتدا 'کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ' کے الفاظ سے ہوئی ہے۔ یہاں بھی مبتدا محذوف ہے۔ مدعا یہ ہے کہ تم نے یہ کتاب خدا سے درخواست کر کے اپنے اوپر نہیں اتروائی، بلکہ خدا نے اپنے فیصلے سے اور تمھاری کسی خواہش اور تمنا کے بغیر تم پر نازل کی ہے، اِس لیے لوگ نہیں مانتے تو اِس کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے، سو تمھیں کوئی

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا
بَيَاتًا اَوْهُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰهُمْ اِذْجَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦﴾ فَلَنَقُصَّنَّ
عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿٧﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

تمھاری جانب اتارا گیا ہے، اُس کی پیروی کرو اور اپنے پروردگار کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کے پیچھے نہ چلو۔ (افسوس)، تم کم ہی یاددہانی حاصل کرتے ہو۔ (اِس سے پہلے) کتنی ہی بستیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کر دیا تو ہمارا عذاب اُن پر رات میں اچانک ٹوٹ پڑا یا دن دہاڑے آ گیا، جب وہ آرام کر رہے تھے۔[۲۸۴] پھر جب وہ اُن پر ٹوٹ پڑا تو اِس کے سوا کچھ نہ کہہ سکے کہ بے شک، ہم ہی ظالم تھے۔ سو یہ ہو کر رہنا ہے کہ ہم اُن لوگوں سے پوچھیں جن کی طرف رسول بھیجے گئے اور خود رسولوں سے بھی پوچھیں (کہ اُنھوں نے ہمارا پیغام پہنچایا تو اُنھیں کیا جواب ملا[۲۸۵])۔ پھر پورے علم کے ساتھ ہم تمام سرگذشت اُنھیں سنا دیں گے، آخر ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ اور وزن کی چیز اُس روز صرف حق

پریشانی بھی نہیں ہونی چاہیے۔ جس نے اِسے نازل کیا ہے، وہی اِس کی دعوت کو اتمام تک پہنچائے گا اور وہ سب کچھ فراہم کرے گا جو اِس دعوت کو اتمام تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے۔ یہ وہی مضمون ہے جو سورۂ طٰہٰ (۲۰) کی آیت 'مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى' میں ہے۔

۲۸۲؎ یعنی اِس بات سے خبردار کرو کہ خدا کے پیغمبر کو جھٹلانے کے نتائج دنیا اور آخرت میں اُن کے لیے کیا ہو سکتے ہیں۔

۲۸۳؎ اصل الفاظ ہیں: 'وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ'۔ اِس کا عطف 'لِتُنْذِرَ بِهٖ' پر ہے۔ یہ اضمار فعل سے منصوب اور 'تذکیر' کے معنی میں اسم ہے، یعنی 'لتنذر به وتذكر تذكيرًا'۔

۲۸۴؎ مطلب یہ ہے کہ رات کی تاریکیوں میں اور دن دہاڑے، جس وقت خدا نے چاہا، آ گیا۔ اُسے نہ کوئی روک سکا اور نہ اپنے آپ کو اُس سے بچانے میں کامیاب ہوا۔

۲۸۵؎ پیچھے اُس عذاب کا ذکر تھا جو رسولوں کی طرف سے اتمام حجت کے بعد دنیا میں خدا کی دینونت کے ظہور

فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾

ہوگا۔[۲۸۶] پھر جن کے پلڑے بھاری ہوں گے، وہی فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے رہیں گے، وہی ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا، اِس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے اور اپنے اوپر ظلم ڈھاتے رہے۔[۲۸۷] ۱-۹

سے آتا ہے۔ اُس سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس طرح وہ آیا تو مجرموں کے پاس اپنے جرم کا اقرار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا، اِسی طرح جزا و سزا کا دن بھی آ کر رہے گا، جب لوگوں سے پرسش ہوگی اور رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا کہ اُن کی دعوت کے جواب میں اُن کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا گیا۔

۲۸۶؎ یعنی باطل کے لیے اُس روز سرے سے کوئی وزن نہیں ہوگا۔ دوسرے مقامات میں یہ صراحت بھی ہے کہ قیامت میں وزن رکھنے والی چیز صرف وہ اعمال ہوں گے جو خدا کے لیے اور آخرت میں اُس کی رضامندی حاصل کرنے کی خواہش اور ارادے کے ساتھ کیے گئے۔ اُن کے سوا تمام اعمال وہاں بے وزن ہو جائیں گے۔

۲۸۷؎ اصل الفاظ ہیں: 'بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ'۔ اِن میں تضمین ہے، اِس لیے کہ صلے اور فعل میں مناسبت نہیں ہے۔ اِسے کھول دیجیے تو پوری بات اِس طرح ہے: 'بما کانوا یکفرون بایاتنا و یظلمون انفسھم'۔ اِس کا فائدہ یہ ہے کہ تھوڑے الفاظ نے ایک وسیع مفہوم کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org